السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(بعض لوگ عبداللہ بن سبا یہودی کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس سوال کا مفصل جواب بیان فرمائیں تاکہ اصل حقیقت واضح ہوجائے۔ (خالد بن علی گوہر دایو، ملخصاً

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عبداللہ بن سبا یہودی کا وجود ایک حقیقت ہے جس کا ثبوت صحیح بلکہ متواتر روایات سے ثابت ہے مثلاً:

1۔ امام احمد بن زہیر بن حرب عرف ابن ابی خیثمہ فرماتے ہیں:

"حدثنا عمرو بن مرزوق قال حدثنا شعبة عن سلمة بن کہیل عن زید بن وہب قال قال علی: مالی ولہذا الخبیث الأسود، ثم قال: معاذ اللہ أن أضمر... یعنی عبد اللہ ابن سبأ، وکان یقع فی أبی بکر و عمر"

سیدنا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: اس کالے خبیث یعنی عبداللہ بن سبا کا میرے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اور وہ (ابن سبا) ابوبکر اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بُرا کہتا تھا۔ (التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ ص 580 ح 1398، وسندہ صحیح)

2۔ حجیہ الکندی سے روایت ہے کہ (سیدنا) علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر فرمایا: یہ کالا ابن السوداء اللہ اور رسول پر جھوٹ بولتا ہے۔ الخ (الجزء الثالث والعشرون من حدیث ابی الطاہر محمد بن احمد بن عبداللہ بن نصر الذہلی: 157 وسندہ حسن، تاریخ ابن ابی خیثمہ: 1398، تاریخ دمشق 31/6)

ابن سوداء سے مراد ابن سبا ہے۔

3۔ عبیداللہ بن عتبہ (بن مسعود) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"إنی لست بسبائی ولا حروری"

میں نہ تو سبائی (عبداللہ بن سبا والا یعنی شیعہ) ہوں اور نہ حروری (خارجی) ہوں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 11 ص 300، 299 ح 31227، دوسرا نسخہ ح 31761 وسندہ صحیح)

4۔ امام یزید بن زریع رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 192ھ) نے فرمایا:

"حدثنا الکلبی - وکان سبائیا"

ہمیں (محمد بن السائب) الکلبی نے حدیث بیان کی اور وہ سبائی (یعنی عبداللہ بن سبا کی پارٹی میں سے) تھا۔ (الکامل لابن عدی ج 6 ص 2128 وسندہ صحیح، دوسرا نسخہ ج 7 ص 275

5۔ محمد بن السائب الکلبی نے کہا: "انا سبائی" میں سبائی ہوں۔

(الضعفاء للعقیلی 4/77 وسندہ صحیح، المجروحین لابن حبان 2/253 وسندہ صحیح)

لفظ سبائی کی تشریح میں امام ابوجعفر العقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہم صنف من الرافضة اصحاب عبد اللہ بن سبا"

(یہ رافضیوں کی ایک قسم ہے، یہ عبداللہ بن سبا کے پیروکار ہیں۔ (الضعفاء الکبیر 4/77

6۔ امام عامر بن شراحیل الشعبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 104ھ) نے فرمایا:

"فلم أر قوماً أحمق من هذه السبَئية"

(میں نے ان سبائیوں سے زیادہ احمق کوئی قوم نہیں دیکھی (الکامل لابن عدی 6/2128 وسندہ صحیح ، دوسرا نسخہ ج7 ص 275

7۔ امام ابن شہاب الزہری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ثقہ راوی عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب کے بارے میں فرمایا :

"وکان عبداللہ یتبع السبَئية"

(اور عبداللہ سبائیوں کے پیچھے چلتے تھے ۔ (التاریخ الکبیر للبخاری 5/187، وسندہ صحیح"

(سبائیوں سے مراد رافضیوں (شیعوں) کی ایک قسم ہے ۔ (تہذیب الکمال ج10 ص 513

8۔ حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

"..... أن الکلبی سبَئياً من أصحاب عبداللہ بن سبأ"

(اور کلبی سبائی تھا ، وہ عبداللہ بن سبا کے پیروکاروں میں سے تھا ۔ ۔ ۔ (المجروحین 2/253

9۔ ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی نے کہا :

"..... أن السبَئية غلت فی الکفر فزعمت أن علیاً إلٰہاً حتی حرقہم بالنار"

(پھر سبائی ہیں ، جب انھوں نے کفر میں غلو کیا تو یہ دعویٰ کیا کہ علی اُن کے الٰہ (معبود) ہیں حتیٰ کہ انھوں (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان لوگوں کو جلادیا ۔ (احوال الرجال ص 37

(۔ امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اعمش کے شاگرد ابو سلمان یزید نامی راوی کے بارے میں فرمایا : "وھو سبائی" اور وہ سبائی ہے ۔ (تاریخ ابن معین ، روایۃ الدوری : 102870

ان کے علاوہ اور بھی کئی حوالے ہیں جن سے عبداللہ بن سبا یہودی کے وجود کا ثبوت ملتا ہے ۔ اہلسنت کی اسماء الرجال کی کتابوں میں بھی ابن سبا کا تذکرہ موجود ہے ۔

مثلاً دیکھیئے تاریخ دمشق لابن عساکر (31/3) میزان الاعتدال (2/426) لسان المیزان (3/289، دوسرا نسخہ 4/22) وغیرہ ۔

(فرقوں پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں بھی عبداللہ بن سبا اور سبائیوں کا ذکر موجود ہے ۔ مثلاً دیکھئے ابو الحسن الاشعری کی کتاب "مقالات الاسلامیین" (ص 86

الملل والنحل للشہرستانی (ج2 ص 11) اورالفصل فی الملل والاھواء والنحل (4/180) وغیرہ ۔

حافظ ابن حزم اندلسی لکھتے ہیں :

"وقالت السبأية أصحاب عبداللہ بن سبأ الحميري اليهودي مثل ذلک فی علی ابن أبی طالب ۔ رضی اللہ عنہ"

(اور سبائیوں : عبداللہ بن سبا حمیری یہودی کے پیروکاروں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اسی طرح کی باتیں کہی ہیں ۔ (الفصل فی الملل 4/180

ابو الحسن الاشعری فرماتے ہیں :

"..... والصنف الرابع عشر من أصناف الغالية ، وہم السبَئية ، أصحاب عبداللہ بن سبأ ، يزعمون أن علياً لم يمت ، وأنہ يرجع إلی الدنيا قبل يوم القيامة"

غالیوں میں سے چودھویں قسم سبائیوں کی ہے جو عبداللہ بن سبا کے پیروکار ہیں ، وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فوت نہیں ہوئے اور بے شک وہ قیامت سے پہلے دنیا واپس آئیں گے ۔ ۔ ۔ (مقالات" (الاسلامیین ص 86

حافظ ذہبی نے عبداللہ بن سبا کے بارے میں لکھا ہے کہ :

"من غلاۃ الزنادقۃ ، ضال مضل"

(وہ غالی زندیقوں میں سے (اور) ضال مضل تھا ۔ (میزان الاعتدال 2/426"

اہل سنت کا عبداللہ بن سبا کے وجود پر اجماع ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔

شیعہ فرقہ کے نزدیک بھی عبداللہ بن سبا کا وجود ثابت ہے جس کی دس (10) دلیلیں پیش خدمت ہیں :

1۔ امام ابوعبداللہ (جعفر بن محمد بن علی الصادق) رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا:

"لعن اللہ عبدَ اللہ بنَ سبأ، إنہ ادعی الربوبیۃ فی أمیر المؤمنین علیہ السلام، وکان واللہ أمیرُ المؤمنین علیہ السلام عبداً للہ طائعاً، الویل لمن کذب علینا, وإنّ قوماً یقولون فینا ما لا نقولہ فی أنفسنا، نبرأ إلی اللہ منہم، نبرأ إلی اللہ منہم"

"عبداللہ بن سبا پر اللہ لعنت کرے اُس نے امیر المومنین (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بارے میں ربوبیت (رب ہونے) کا دعویٰ کیا، اللہ کی قسم! امیر المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو اللہ کے طاعت شعار بندے تھے، تباہی ہے اس کے لیے جو ہم پر جھوٹ بولتا ہے، بے شک ایک قوم ہمارے بارے میں ایسی باتیں کرے گی جو ہم اپنے بارے میں نہیں کرتے، ہم ان سے بری ہیں ہم ان سے بری ہیں۔ (رجال کشی ص 107، روایت نمبر 172)

اس روایت کی سند ہمیشہ اسماء الرجال کی رُو سے صحیح ہے۔ محمد بن قولویہ القمی، سعد بن عبداللہ بن ابی خلف القمی، یعقوب بن یزید، محمد بن عیسیٰ بن عبید، علی بن مہزیار، فضالہ بن ایوب الازدی اور ابان بن عثمان یہ سب راوی شیعوں کے نزدیک ثقہ ہیں۔ دیکھئے مامقانی کی تنقیح المقال (جلد اول)

2۔ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ کو اپنے شاگردوں کے سامنے عبداللہ بن سبا اور امیر المومنین علی بن ابی طالب کے بارے میں اس کے دعوی ربوبیت کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا: اس نے جب (یہ دعویٰ کیا تو امیر المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس سے توبہ کرنے کا مطالبہ کیا، اس نے انکار کردیا تو انھوں نے اُسے آگ میں جلادیا۔ (رجال کشی ص 107، روایت: 171، وسندہ صحیح عند الشیعہ

اس روایت کی سند بھی شیعہ اصول کی روسے صحیح ہے۔

3۔ اسماء الرجال میں شیعوں کے امام کشی نے لکھا ہے:

"وذکر بعض أہل العلم أن عبد اللہ بن سبأ کان یہودیا فأسلم، ووالی علیا علیہ السلام، وکان یقول وہو علی یہودیتہ فی یوشع بن نون وصی موسی بالغلو، فقال فی إسلامہ بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی مثل ذلک، وکان أول من أشہر القول بفرض إمامۃ علی، وأظہر البراءۃ من أعدائہ وکاشف مخالفیہ، وکفرہم، ومن ہنا قال من خالف الشیعۃ، إن التشیع، والرفض، مأخوذ من الیہودیۃ"

بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا پھر اسلام لے آیا اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والہانہ محبت کی وہ یہودیت میں غلو کرتے ہوئے یوشع بن نون کے بارے میں کہتا تھا: وہ موسیٰ علیہ السلام کے وصی تھے، پھر مسلمان ہونے کے بعد وہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اس طرح کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ وصی ہیں۔

سب سے پہلے علی کی امامت کی فرضیت والا قول اُسی نے مشہور کیا اور آپ کے دشمنوں سے براءت کا اظہار کیا، آپ کے مخالفین سے کھلم کھلا دشمنی کی اور انھیں کافر کہا، اس وجہ سے جو لوگ شیعوں کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں: شیعوں اور رافضیوں کی اصل یہودیت میں سے ہے۔ (رجال کشی ص 108، 109)

4۔ شیعوں کے ایک مشہور امام ابومحمد حسن بن موسیٰ النوبختی نے لکھا ہے:

"وحکی جماعۃ من أہل العلم من أصحاب علی علیہ السلام، إن عبد اللہ بن سبأ کان یہودیا فأسلم، ووالی علیا علیہ السلام، وکان یقول وہو علی یہودیتہ فی یوشع بن نون بعد موسی علیہ السلام بہذہ المقالۃ، فقال فی إسلامہ بعد وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی علی علیہ السلام بمثل ذلک، وہو أول من أشہر القول بفرض إمامۃ علی علیہ السلام، وأظہر البراءۃ من أعدائہ، وکاشف مخالفیہ، فمن ہناک قال من خالف الشیعۃ أن أصل الرفض مأخوذ من الیہودیۃ"

"علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں (اور متبعین) میں سے علماء کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا پھر اسلام لے آیا اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والہانہ محبت کی، وہ اپنی یہودیت میں موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع بن نون کے بارے میں ایسا کلام کرتا تھا پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایسی بات کہی، سب سے پہلے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی فرضیت کا قول اس نے مشہور کیا، اس نے آپ کے دشمنوں سے براءت کا اظہار کیا اور آپ کے مخالفین سے کھلم کھلا دشمنی کی، اس وجہ سے جو شیعہ کا مخالف ہے وہ کہتا ہے: رافضیوں کی اصل یہودیت سے نکالی گئی ہے۔ (فرق الشیعہ للنوبختی ص 22)

تنبیہ:-

یہ نسخہ سید محمد صادق آل بحر العلوم کی تصحیح وتعلیق کے ساتھ مکتبہ مرتضویہ اور مطبعہ حیدریہ نجف (العراق) سے چھپا ہے۔

5۔ شیعوں کے ایک مشہور امام مامقانی نے اسماء الرجال کی کتاب میں لکھا ہے:

"عبد اللہ بن سبأ < غال ملعون حرقہ أمیر المؤمنین <"

(عبداللہ بن سبا ملعون ہے، اسے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلادیا تھا۔ (تنقیح المقال ج1 ص89 راوی نمبر 6872"

6۔ ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی (متوفی 460ھ) نے لکھا ہے:

"عبد اللہ بن سبأ الذي رجع إلی الکفر وأظہر الغلو"

(عبداللہ بن سبا جو کفر کی طرف لوٹ گیا اور غلو کا اظہار کیا۔ (رجال الطوسی ص 51

7: حسن بن علی بن داود الحلی نے کہا :۔

عبداللہ بن سبأ رجع إلی الکفر وأظہر الغلو، کان یدعی النبوۃ وأن علیاً علیہ السلام ہو اللہ "الخ"

(عبداللہ بن سبا کفر کی طرف لوٹ گیا اور غلو کا اظہار کیا، وہ نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ ہیں۔ (کتاب الرجال ص254، الجزء الثانی

(تا10 : دیکھئے المقالات والفرق لسعد بن عبداللہ الاشعری القمی (ص21 بحوالہ الشیعۃ والتشیع للاستاذ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ ص859

(قاموس الرجال للتستری (ج5 ص463 بحوالہ الشیعہ والتشیع

(معجم رجال الحدیث للخوئی (ج10 ص200 بحوالہ شیعت تصنیف ڈاکٹر محمد البنداری، مترجم اردو ص56

خلاصۃ التحقیق :۔

معلوم ہوا کہ اہل سنت کی مستند کتابوں اور شیعہ اسماء الرجال کی رُو سے بھی عبداللہ بن سبا یہودی کا وجود حقیقت ہے جس میں کوئی شک نہیں لہذا بعض گمراہوں اور کذابین کا چودھویں پندرھویں صدی ہجری میں ابن سبا کے وجود کا انکار کردینا بے دلیل اور جھوٹ ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

(وما علینا الا البلاغ (11 جون 2008ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔ کتاب العقائد۔ صفحہ153

محدث فتویٰ